یہ اخبار ہدایت آثار ہر جمعہ کے دن دفتر اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS, AMRITSAR

لہ الحمد

اہلحدیث

امرتسر ۹ جمادی الثانی ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۱ اگست ۱۹۰۵ء یوم جمعہ مبارک

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	عہ
والیان ریاست سے	مہ
روسا و جاگیرداروں سے	للعہ
عام خریداروں سے	۳
چھ ماہ کے لئے	۱۲
ممالک غیر سے	مہ

قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہئے۔ نمونہ مفت۔ بیرنگ ڈاک واپس۔
نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی۔
اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہئے۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھ دینا چاہئے۔

نماز جمعہ کی چھٹی اور اسلامی اخبارات

اہلحدیث مورخہ ۲۸ جولائی میں یہ تحریک کی گئی تھی کہ جمعہ کی نماز کیلئے ایک گھنٹہ چھٹی ہونی چاہئے جسکی نظیر گورنمنٹ پنجاب کے صیغہ تعلیم میں موجود ہے کہ مسٹر بل ڈائرکٹر صیغہ تعلیم کی فیاضی سے تمام سرکاری سکولوں میں آرڈر ہو چکا ہے کہ نماز جمعہ کے لئے وقت دیا جایا کرے۔ اسی طرح گورنمنٹ کے تمام محکموں میں اجازت ہو۔ تو گورنمنٹ کی عنایات اور رعایا نوازی سے کچھ بھی بعید نہیں۔ سو یہ تحریک چونکہ ایک قومی تائیدکی

محتاج ہے اسلئے اہلحدیث پرچہ مذکورہ میں اسلامی اخبارات کو عموماً خصوصاً
تائید کیلئے توجہ دلائی تھی۔ جہانتک معلوم ہوا بعض ہمعصروں
(مخزن و وکیل امرتسر وصحیفہ بجنور) نے بڑے زوردار الفاظ میں اس
تجویز کی تائید کی ہے۔ البتہ باقی اسلامی پرچوں کی ہمدردی کا ہنوز ظہور نہیں
ہوا۔ پس امید ہے کہ پنجابی اسلامی اخبارات خصوصاً اور تمام ہندوستانی
پرچے عموماً اس تجویز کی تائید فرماوینگے۔ نہ صرف تائید بلکہ اسکو تکمیل تک
پہنچانے کیلئے جو ذرائع اون کی سمجھ میں ہونگے اون کا بھی اظہار کرکر
عند اللہ ماجور اور عند الناس مشکور ہونگے ؎

ہر کارے کہ ہمت بستہ گردد
اگر خارے بود گلدستہ گردد

غار اصحاب کہف کی نسبت چشمدید حالات

منجملہ ان باتوں کے جو رب العباد نے نبی آخر الزمان حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ظاہر فرمائیں۔ اور جن کا ذکر قرآن کریم میں ہے قصہ اصحاب کہف بھی ہے جو پارہ ۱۵ سورہ کہف میں مذکور ہے۔ اصحاب کہف کون تھے؟ اور انکا قصہ کسطرح ہے؟ اور ان کا زمانہ کونسا تھا سو جیسا کہ مفسرین لکھتے ہیں یہ دقیانوس بادشاہ کے زمانہ کا یہ قصہ ہے دقیانوس ایک کافر اور ظالم بادشاہ تھا۔ اسکا دین بت پرستی تھا وہ اور اسکے زمانہ کے سب لوگ عبادت اصنام کیا کرتے تھے۔ ان میں چند اشخاص کو جو دارالسلطنت دقیانوس کے باشندے اور امرا کے بیٹے تھے خدا نے ہدایت کی اور ان کے دلوں میں ڈالا گیا۔ کہ معبود حقیقی انکا خدا ہی پاک خالق زمین و زمان ہے نہ وہ بیجان و بے زبان بت وہ برملا پکار اٹھے۔ رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَا مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلٰهًا (ہمارا پروردگار زمین و آسمان کا رب ہے ہم اسکے بغیر کسیکو معبود نہیں کہینگے) جب ان کے دلوں میں نورِ توحید شعلہ زن ہوا۔ اور تجلی ذات واحد نے ان کے سینوں کو منور کیا۔ تو وہ اپنی قوم کی نازک حالت دیکھکر ان کو ملامت کرنے لگے۔

اور کہنے لگے هٰٓؤُلَآءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً لَوْلَا يَاْتُوْنَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍۢ بَيِّنٍ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا (یہ ہماری عجیب قوم ہے۔ جو سوائے پروردگار حقیقی کے اور معبود بنا کر بیٹھے ہیں۔ کیوں نہیں انپر کوئی روشن دلیل لاتے۔ یہ کتنی ظلم کی بات ہے کہ خدا پر جھوٹا افترا باندھ لیا جاوے) انکا یہ کہنا تھا کہ قوم میں مخالفت کی آگ بھڑک اٹھی۔ اور سب کے سب انکو ایذا دینے کے درپئے ہوگئے چونکہ وہ بھی امرا قوم میں سے تھے۔ قوم کی مخالفت کی انہوں نے پرواہ نہ کی اور کلمہ حق کہنے سے باز نہ آئے۔ رفتہ رفتہ یہ معاملہ بادشاہ وقت دقیانوس تک پہنچایا گیا۔ اس نے بلا کسی قسم کی تحقیقات کے حکم نافذ کیا۔ کہ وہ واجب القتل ہیں۔ جہاں ملیں ان کو جان سے مار دیا جاوے۔ جب ان کو اس امر کی اطلاع پہنچی تو وہ شہر سے بھاگ کر ایک غار میں چھپ گئے۔ جہاں وہ اب تک سوئے ہوئے ہیں اس غار کے متعلق شہر جہلم کے باشندے مسمی میاں جواہر قوم زرگر نے اپنا چشمدید واقعہ بیان کیا ہے۔ کہ یہ غار موضع خواجہ الطون سے نصف میل پر واقع ہے۔ غار کے اندر نصف میل جانے پر شمالاً جنوباً دو راستے ملتے ہیں۔ شمالی راستہ پر سو قدم کے فاصلے سے سیڑھی ہونے کے ذریعہ اوپر چڑھنے پر لکڑی کا جنگلا نظر آتا ہے اور اس جنگلے کے اندر ایک کتا بیٹھا ہوا دکھائی دیتا ہے اسکا جسم صحیح سالم آنکھیں کھلی ہوئی اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اونکا کبھی کا کچھ کھایا گیا ہے اسکا رنگ مجبوراً (سرخ و سیاہ) ہے۔ کتے کے پرے چند آدمی سوئے ہوئے معلوم دیتے ہیں۔ جن پر چادر پڑی ہوئی ہے اور انکی جسمانی ساخت میں کسیطرح کا فتور نہیں پایا جاتا۔ ہر ایک عضو صاف صاف ظاہر ہوتا ہے ہرطرح تحقیق کیا گیا ہے۔ اس میں کسی قسم کا دھوکا یا فریب نہیں ہے۔ خواجہ الطون کے قریب تھوڑے فاصلے پر شہر دقیانوس کے آثار ابتک پائے جاتے ہیں۔ یہ ملک ترکستان اور علاقہ چارجوئی کہلاتا ہے اور روم و روس کی سرحد میں واقع ہے۔

(سول ملٹری نیوز)

ahmadimuslim.de

ہردوا گنج میں آریوں کا مسلمانوں سے مباحثہ

(از علیگڈھ)

یہاں سوامی درشنانند جی سناتن دہرمیوں سے گفتگو کرنیکو تشریف لائے تھے۔ لیکن ۲۲ جولائی ۱۹۰۵ء کو ۹ بجے سے ۱۰ بجے تک کا وقت تمام ہندؤں سے گفتگو کرنیکا بھی مقرر کردیا۔ چونکہ یہ قصبہ علیگڈھ سے چار کوس پر واقع ہے اسوجہ سے علیگڈھ کے آریہ صاحبوں سے مابین جناب ڈاکٹر اشرف خانصاحب اور سوامی درشنانند جی کے گفتگو کرنے کی تحریک کی چنانچہ ڈاکٹر صاحب شب کے بموجب اہمیت مسلمانوں کی خواہش سے ہردوا گنج میں تشریف لیگئے۔ ۹ بجنے میں دس منٹ باقی تھے کہ حسب الارشاد پنڈت مراری لال صاحب پریسیڈنٹ آریہ سماج اول ایک بھجن گایا گیا اور آٹھ بجے ختم کردیا گیا بعد اسکے ڈاکٹر صاحب نے کھڑے ہوکر اعتراض کیا۔ کہ سوامی دیانند ستیارتھ پرکاش کے سمولاس ۸ میں لکھتے ہیں کہ سورج میں انسان وغیرہ کی آبادی ہے۔ اور یہ ہی وید آن کی ہدایت کیواسطے کافی ہے۔ اور تیسرے سمولاس میں سندھیا اور اگنی ہوتر کے دو وقت بتلائے ہیں اور کہا ہے کہ دن اور رات کے ملاپ میں یعنی طلوع اور غروب کیوقت پرمیشر کا دھیان اور اگنی ہوتر ضرور کرنا چاہئیے بلکہ اس کام کے نہ کرنیوالا کو شودر بتلایا ہے اور دو وقتوں کے علاوہ تیسرے وقت کی نفی بھی کیگئی ہے۔ تو اب سوال یہ ہے۔ کہ سندھیا اور اگنی ہوتر کے وہ وقت سورج میں جسکو رگ وید بہاش بہومکا صفحہ ۹۶ پر بذات خود روشن بتایا گیا ہے۔ کس طرح قائم ہوسکتے ہیں۔ اس بذات خود روشن سورج کے لئے کسی سیاہ کرہ کی جو سورج کی روشنی کو دبا کر تاریک کرے ضرورت ہے۔ کیونکہ سورج تو بذات خود روشن ہے اور دوسرے کروں کو روشن کرنیوالا۔ اسمیں رات اور دن کا ملاپ کہاں جو اس عقدہ لاینحل کو سمجھائے اور سورج میں سندھیا اور اگنی ہوتر کے اوقات بتائیے اول تو سوامی صاحب نے ڈاکٹر صاحب کی اس تقریر پر تعجب کیا اور کہا کہ یہ ستیارتھ پرکاش میں کہاں ہے؟ ڈاکٹر صاحب نے نہایت فراخ دلی سے سوامی جی کے ہاتھ میں اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش دیکر اور پڑھکر سنایا۔ اور اعتراض کو خوب ذہن نشین کرایا۔ ادھر سوامی جی نے اپنے چیلوں سے جو دائیں بائیں کتابوں کے انبار لگائے بیٹھے تھے ان مقامات کو نکلوایا اور کچھ دیر غور کرنے کے بعد جواب دیا کہ سورج کے آباد انسان جب سو گئے اسیکا نام رات اور جب جاگ گئے انکا نام دن رکھ لیا ہوگا۔ اور انہیں دو اوقات میں سندھیا اور اگنی ہوتر بھی ہوتا ہوگا۔ ڈاکٹر صاحب نے جواب دیا کہ یہاں بھی صدہا اشخاص دن میں سو جاتے ہیں تو کیا وہ رات کہلائے گی ہرگز نہیں عقل سلیم ایسا کبھی تسلیم نہیں کریگی۔ دوسرے جب ویدوں سے سمجھکر سوامی دیانند جی جو آپکے اعتقاد کے بموجب ایک رشی بلکہ مہرشی تھے اور جو کچھ اونہوں نے کہا سو وہ سب ویدوں کے موافق کہا۔ غروب اور طلوع آفتاب کا وقت سندھیا اور اگنی ہوتر کے لئے مقرر کیا ہے اگر سو جانے اور جاگ اٹھنے ہی نام رات اور دن ہوتا۔ تو وہ مہارشی ہوکر وید کے خلاف کہیں ایسا تحریر نہ فرماتے وہ بھی سوجانے اور جاگ جانے کا نام رات اور دن مقرر کرتے اسکے بعد سوامی درشنانند جی نے فرمایا کہ سوریہ سدہانت والے نے اٹھارہ سورج اور مانے ہیں۔ ممکن ہے کہ وہاں کیلئے بھی کوئی اور سورج ہو۔ گو سورج دوسرے کروں کو روشنی پہنچاتا ہو لیکن جسطرح اپنی آنکھ آپ کو نہیں دیکھ سکتی۔ اسی طرح سورج کو دوسرے سورج کی ضرورت ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا۔ سورج کو دوسرے سورج کی جب ضرورت ہو۔ جبکہ وہ خود سورج نہ ہو۔ دوسرے دیانند جی رگوید بہاش بہومکا میں لکھتے ہیں کہ وہ بذات خود روشن ہے اور سب کروں کو روشنی پہنچانیوالا۔ اور آپ کی آنکھ کی مثال بھی ٹھیک نہیں ہے۔ آنکھ بذات خود روشن نہیں بلکہ محتاج بالغیر ہے اگر بذات خود روشن ہوتی۔ تو کسی دوسری روشنی کی محتاج نہ ہوتی۔ آپ کو تو کوئی ایسی دلیل پیش کرنی چاہئیے۔ کہ سورج کے مقابلہ میں کوئی تاریک کرہ ہو۔ جو سورج کی روشنی پر غالب آکر اسکو تاریک کرے تاکہ وہ حصہ رات اور اسکی ذاتی روشنی دن کہلائے۔ اگر دوسرا سورج سورج کے مقابل پایا جاوے۔ تو سوائے اسکے یہی نتیجہ ہوسکتا ہے کہ وہ کبھی روشن اور وہ کبھی روشن۔ غرضیکہ یکساں دن رہا وہ غروب اور طلوع کا وقت

ahmadimuslim.de

جو دیانند جی ستیارتھ پرکاش میں لکھ چکے ہیں۔ کسیطرح قائم نہیں ہو سکتا۔ آخر کار اسکے جواب میں درشنانند جی نے فرمایا۔ کہ اول تو یہ وقت سندھیا اور اگنی ہوتر کا جو طلوع اور غروب کا ستیارتھ پرکاش میں لکھا ہے یہ مسئلہ سوسائٹی کا مقرر کیا ہوا ہے وید کا نہیں ہے۔ اگر وید کا ہے تو وید کا آپ حوالہ دیجئے دوسری یہ ہے کہ جہاں چھ مہینہ کی رات اور چھ مہینہ کا دن ہوتا ہے جسطرح وہاں پابندی اوقات کا انتظام ہوتا ہے اسیطرح سوچ میں کر لیا ہوگا۔ کچھ دشواری نہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے نہایت خندہ پیشانی سے جواب دیا۔ کہ میں مانتا ہوں۔ کہ اس کرہ زمین پر جہاں چھ ماہ رات (مڈنائیٹ) اور چھ ماہ کا دن ہوتا ہے لیکن اسجگہ سے جہاں بارہ گھنٹہ کی رات اور بارہ گھنٹہ کا دن ہو بوجہ آمد و رفت دونوں جگہ کے اس طلوع اور غروب آفتاب کے وقت کا اندازہ اُس جگہ لگا سکتے ہیں یا کم انکم دن اور رات کا تفاوت تو وہاں موجود ہے جیسا کہ آپ نے کہا کہ چھ مہینے کی رات اور چھ مہینے کا دن۔ لیکن سورج جو ایک بڑا آتش کرہ ہے اور کسی دوسرے کرہ میں وہاں کے لوگوں کی آمد و رفت کبھی ثابت نہیں جو وہاں کے مطابق اندازہ کے سندھیا اور اگنی ہوتر کے دو وقت جس میں اندازاً بارہ بارہ گھنٹہ کا فاصلہ ہے مقرر کریں دو دیگر اوقات مقرر کردہ سوسائٹی کا یہ جواب ہے (حاضرین جلسہ کو ڈاکٹر صاحب نے مخاطب کر کے کہا) کہ صاحبو! آج درشنانند جی میرے مقابلہ میں اعتراض کا جواب نہ دیتے ہوئے اپنی اوقات عبادت کو سوسائٹی کا مسئلہ بتاتے ہیں حالانکہ کسی ودوان نے مہرشی سوامی دیانند جی سے نہیں دریافت کیا کہ ان عبادت کے وقتوں کا حوالہ وید سے دیجئے تب ہم مانیں گے ان کا قول تو آپ نے بلا چون و چرا تسلیم کر لیا اور ابتک اسپر برابر عملدرآمد ہو رہا ہے۔ افسوس کہ عبادت کا وقت اور سوسائٹی مقرر کرے۔ علاوہ ازیں تمام دہرم اور ادہرم کے بیان کا ماخذ تو وید مانا جاتا ہے۔ لیکن اوقات عبادت بیان کرنے سے قاصر سمجھا جاوے۔ یہ خوبی بھی وید ہی کی ہے سوامی جی کو چاہئے۔ کہ یا تو ان باتوں کا معقول جواب دیں ورنہ تسلیم کریں۔ کہ میں جواب نہیں دے سکتا۔ بعد اسکے سوامی جی نے نہایت لاچاری سے جواب دیا۔ کہ میں تو جواب دے چکا۔ آپ مانیں یا نہ مانیں یہ فرما کر کرسی پر بیٹھ گئے۔ بعد ختم جلسہ ڈاکٹر صاحب نے درشنانند جی سے جا کر ملاقات کی اور دریافت کیا۔ کہ آپ علیگڈھ بھی تشریف لاویں گے جواب دیا کہ میں علیگڈھ نہیں آؤنگا۔ اسکے بعد جناب ڈاکٹر صاحب فوراً علیگڈھ واپس تشریف لے آئے۔ شام کو معلوم ہوا۔ کہ درشنانند جی علیگڈھ لائل لائبریری میں آریہ سماج پر لیکچر دینگے۔ اول تو ایک تعجب ہوا۔ کہ سوامی جی نے تو علیگڈھ آنے سے انکار کیا تھا یہ معاملہ کیا ہے؟ آخر کار اسبات کی تصدیق ہو گئی کہ ہر دوگنج سے سوامی جی تشریف لاکر آج ضرور ضرور لائل لائبریری میں لیکچر دینگے۔ ڈاکٹر صاحب بھی سوامی جی سے دوبارہ گفتگو کرنے کے اشتیاق میں وقت مقررہ پر بہمراہی جناب مولوی عبدالتواب صاحب و نیز دیگر مسلمانان علیگڈھ جلسہ میں تشریف لیگئے۔ بعد ختم لیکچر کے مولوی صاحب موصوف نے حسب تحریک جناب ڈاکٹر صاحب لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ صاحبو! ہم قرآن کی کچھ عظمت بیان کرنا چاہتے ہیں۔ سوامی جی نے جو کچھ فرمایا ہم لوگوں نے سنا لیکن وید کی کوئی خوبی نہیں بیان فرمائی اب میں قرآن کی خوبیاں بیان کرنا چاہتا ہوں۔ اگر آپکو قرآن کے کلام الہی ہونے میں شک ہو۔ تو اعتراض کریں ادھر سے جواب لیں یہ کہنا ہی تھا کہ بابو بیٹا لعل صاحب وکیل نے کھڑے ہو کر فرمایا کہ ہم اسوقت گفتگو کرنا نہیں چاہتے اور نہ ہمنے یہ جلسہ اس غرض سے کیا ہے بلکہ ہمارے ایک مشہور و معروف سوامی درشنانند جی یہاں تشریف لائے ہیں اسلئے ہمنے انکا کچھ بیان سننا چاہا۔ اب ہم لوگ یہاں ٹھہرنا نہیں چاہتے یہ کہکر لوگوں کو اشارہ کر دیا کہ سب اٹھ کھڑے ہو اور چل دیئے

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خون نکلا

(راقم سید جواد علی رضوی اہل قرآن و اہلحدیث از علیگڈھ)

امرتسر کا مباحثہ

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار اہلحدیث! السلام علیکم

میں واقعی حال مباحثہ کا (جو درمیان حکیم غلام رسول صدیقی امرتسری و ماسٹر آتما رام صاحب کے ۶ و ۷ جولائی بروز شنبہ بات کو قریباً

ahmadimuslim.de

وہ بھیجے ہوا تھا ٹھیک ٹھیک لکھتا ہوں امید ہے کہ آپ اپنے اخبار اہلحدیث میں درج فرماکر بندہ کو ممنون احسان کرینگے۔

حکیم صاحب نے بعد تمہید یہ مقولہ پنڈت دیانند جی کا پڑھ کر سنا دیا کہ جس طرح گولر میں کیڑے پیدا ہو کر اسی میں رہتے اور فنا ہو جاتے ہیں اسی طرح پرمیشور کے اندر تمام جہان کی حالت ہے حکیم صاحب نے بطرز استفسار یہ بیان کیا کہ مجھے معلوم نہیں کہ یہ وید منتر کے معنی ہیں یا اوسکی تاویل و تفسیر بیان کیگئی ہے بہر حال میں اسکو کلام دیانند جی سرستی کا سمجھتا ہوں۔ مگر میرے نزدیک اس مثال پر بہت سے اعتراض وارد ہوتے ہیں۔ اول یہ کلام بصورت دعوی بلا دلیل واقع ہوئی ہے جو قابل تسلیم نہیں۔ امر دوئم یہ تمثیل ہے پس تمثیل کا مرتبہ منطق میں برہان کے برابر نہیں ہو سکتا۔ امر سوم مادی شے جو محسوس بحواس ظاہرہ ہو۔ اوسکی تمثیل غیر مادی و غیر محسوس کیساتھ دینا مفید یقین نہیں۔ امر چہارم۔ اگر جہان پرمیشور کے جوف میں ہی مانا جاتے۔ تو انکا باہمی علاقہ ظرف مظروف یا حال و محل یا لازم و ملزوم کا ہوگا۔ امر پنجم جب خدا محیط جہان ہے۔ تو اوسکی شکل کروی یا مستطیل یا مثلث یا مربع وغیرہ عقلاً ہی کسی قسم کی متصور ہوگی۔ اگر وید اسکے جواب سے معرا ہے۔ تو میں بھی اسکا مطالبہ نہیں کرتا۔ ہاں اگر اسباق میں ماسٹر صاحب معقولانہ کچھ بیان فرماویں گے۔ تو میں خوشی سے سنونگا

مگر ہم ماسٹر صاحب کی واقعی تعریف کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے مان لیا۔ کہ گولر والی مثال وید منتر میں نہیں بلکہ یہ کلام دیانند سرستی کا ہے اور یہ بھی اونہوں نے مان لیا کہ ہم نہیں بتا سکتے کہ باوجود خدا محیط ہونے کے کس شکل پر ہے۔ اور یہ بھی اونہوں نے فرما دیا کہ گولر والی عبارت معقولی طرز کے خلاف ہے۔ اور یہ بھی کہ تمثیل بیشک برہان کے مقابل بیقدر ہے اور محسوس کی مثال بھی غیر محسوس کیساتھ دینا درست نہیں۔ حکیم صاحب نے اسپر یہ کہا کہ لازم اپنے ملزوم کا عبد نہیں ہوتا۔

اس سے آگے کا مضمون اہلحدیث مورخہ ۴۔ اگست میں آپکا نامہ نگار لکھوا چکا ہے ناظرین ہفتہ گذشتہ کا پرچہ ملاحظہ فرماویں۔

راقم علی محمد حکیم امرتسر

مسئلہ ضاد اور ظا

ماخوذ از فتاوی مولانا عبدالحی صاحب مرحوم

مرقومہ محمد عبدالقدیر صاحب از پٹنہ

ناظرین باتمکین پر واضح رہے کہ میں رسالہ تعلیم الاسلام کا مطالعہ کرتا تھا۔ کہ یکایک میری نگاہ ولا الضالین پر پڑی جسکو دیکھکر میں سخت گھبرایا کیونکہ اس رسالہ کے اڈیٹر نے یہ لمبا چوڑا اشتہار دیا تھا کہ سوائے مسائل متفقہ فرقہ ہائے اسلام کے اس رسالہ میں فروعی مسائل کا اندراج نہ ہوگا۔ مگر اڈیٹر رسالہ نے ایفائے وعدہ نہ کیا اور اپنے قول اول سے منحرف ہو گیا مگر میری دانست میں اڈیٹر رسالہ ہذا شطرنج کی چال چلا تھا کہ جب رسالہ مذکور کو شہرت حاصل ہو جائیگی اوسوقت اپنا پیر پھیلاؤنگا۔ آخر اوسکی پوشیدہ کارروائیوں کا پورے طور سے بھنڈا پھوٹ گیا۔ مگر مسلمانوں کی نااتفاقی پر افسوس کرتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ کشتی عین سمندر کے منجدھار میں پھنسی ہوئی ہے اور مسلمانوں کی وہ نازک حالت ہو رہی ہے شاید ہی مشکل سے کوئی تدبیران کی آپس میں ملاپ کی ہو سکتی ہے مگر کوئی لیڈر ان کے درمیان کس طرح مصالحت کرا سکتا ہے۔ اسواسطے کہ بعض مولوی جو کہ بصورت انسان ہیں سیرت میں عزازیل کے بھی استاد ہیں مصالحت کب ہونے دینگے۔ اگر ہم مسلمانوں میں مصالحت ہو جائے گی۔ تو ان بیکار مولویوں کو دانہ بھی نصیب نہ ہوگا۔ اور رجوع ان کو کتوں کی موت مار دیگی مگر یہ مولوی جو کہ بصورت انسان ہیں بسیرت شیطان ہیں اونکی سرکوبی کرنے واسطے بعض فرقہ اہل اسلام جنمیں سچائی کی روح موجود ہو اللہ تعالے نے پیدا کر دیا ہے۔ تاکہ مخلوق خداوندی ان کی وجہ سے مجسم شیطانوں کے بہکانے سے گمراہ نہ ہو جائے۔ وہ فرقے ہر وقت ان گمراہ کرنے والے فرقوں کو سمجھاتے رہتے ہیں۔ مگر واہ رے عزازیل نے تو ان گمراہوں کو ایسی پکی صلاح دیدی ہے شاید ہی مشکل سے راہ راست پر آوینگے۔ اور یہ گمراہ جاہل مولوی اپنے ہمراہ تمام عوام الناس کو گمراہی کے گڑھے میں گرانیکی فکر کر رہے ہیں۔ مگر میری دانست میں مولوی مجسم شیطان قابل اس سزا کے تھے۔ کہ ان کو توپوں پر دم کرا دیا جاتا۔ تاکہ پھر کبھی دوسرے مولانا صاحبان کو اس قسم کے فعل بد کرنیکی جرأت

میاں ایسے سخت الفاظ لکھنا اخلاق محبوبہ کے خلاف ہے آئندہ پرہیز کریں (اڈیٹر)

نہ ہوتی مگر مجھکو ایسا کرنے سے قانون سرکار مانع ہے ورنہ میں ان شیطان صفتوں کے ساتھ ایسا برتاؤ ضرور ہی کرتا۔ پس اس تحریر سے ان بدخلق لوگوں کو آگاہی ہووے وہ آپس میں فروعی مسائل نہ چھیڑیں ورنہ ان کے ایسا کرنے سے اسلام ہی دنیا سے رحلت کرجاویگا۔ تو ان مولویوں کو گدائی کرنی پڑیگی دیگر قوموں کے سامنے اونکو ہاتھ پھیلانا پڑیگا۔ اے مولویو! باز رہو۔ اور کمینہ پن چھوڑو۔ اور مخلوق خداوندی کو راہ راست پر لانیکی کوشش کرو ورنہ اول جو گروہ جہنم میں کھینچا جاویگا۔ تمہیں لوگ ہونگے۔ مگر میں حافظ جی صاحب سے جو اس تحریر کے لکھنے والے ہیں التجا کرتا ہوں کہ اس تحریر کو وہ اپنے اوپر محمول نہ کریں بلکہ پیارے یہ سخن تمام مکار مولویوں کی طرف ہے اے ناظرین میں اسقدر لکھ چکنے کے بعد اپنے اصل مطلب کی طرف واپس آتا ہوں جسکا لکھنا میری دانست میں فرض ہے قبل اسکے کہ میں اپنی تحریر کا افتتاح کروں میرے دل میں طرح طرح کے خیالات پیدا ہوئے جسکا اظہار کرنا میں ضروری خیال کرتا ہوں جب میں نے اس مسئلہ کے ضبط تحریر میں لانے کیلئے قلم اٹھایا اسوقت میں نے سوچا کہ جسکی تم خود مذمت کرتے ہو۔ اور خود بھی اوسی مسئلہ پر لکھنے کے لئے قلم اوٹھاتے ہو۔ پس اسوقت میں نے اس مضمون کو لکھنے سے اعراض کیا۔ مگر میرے پراگندہ خیالات منتشر ہوگئے اوسوقت میرے خیالات دوسری طرف دوڑے اور سوچتے سوچتے میں نے مصمم ارادہ کرلیا کہ اس مسئلہ میں کسی لائق مولوی کو حکم گرداننا چاہئے۔ جسکی تحریر فیصلہ کن ہوگی۔ لہذا میں نے مولانا عبدالحی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اس مسئلہ کا حکم گردانا۔ لہذا انکا استفتاء نقل کیا جاتا ہے۔ استفتاء از فتاوٰی جلد دوم صفحہ ۲۳۶ ۔

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ضاد مشابہ ظاء کے ہے یا نہیں اگر ہے تو ضاد کی جگہ ظاء پڑھنے سے نماز فاسد ہوتی ہے یا نہیں اور اس زمانہ میں اکثر لوگ ذ اور ز کے مشابہ پڑھتے ہیں اسکی کوئی دلیل کتب معتبرہ سے ہے یا نہیں بر تقدیر ہونے کے ضاد کو مشابہ ذ اور ز کے پڑھنے سے نماز فاسد ہوگی یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب:۔ ھو الموافق بالصواب۔ ماہرین شریعت غراء پر پوشیدہ نہ رہے کہ ضاد کا مشتبہ الصوت ہونا ساتھ ظاء معجمہ کے جملہ کتب تفسیر و فقہ و صرف و تجوید سے ثابت ہوتا ہے شاہ عبدالعزیز صاحب نے تحت آیت کریمہ وما ھو علی الغیب بضنین کی تفسیر فتح العزیز میں ضاد کا مشتبہ الصوت ہونا ساتھ ظاء معجمہ کے لکھا ہے اور تفسیر کبیر میں ہے فثبت بما ذکرنا ان المشابہۃ بین الظاء والضاد شدیدۃ وان التمییز عسیر واذا ثبت ھذا فنقول لو کان ھذا الفرق معتبرا لوقع السؤال عنہ فی زمان رسول اللہ صلعم او فی ازمنۃ الصحابۃ لا سیما عند دخول العجم فی الاسلام فلما لم ینقل وقوع السؤال عن ھذہ المسئلۃ البتۃ علمنا ان التمییز بین ھذین الحرفین لیس فی محل التکلیف اھ اور بیضاوی شریف کے حاشیہ پر ہے والباعث علی ھذا الاشتباہ ان اکثر الناس خصوصا العجم کانوا فی الزمان الاول لا یعلمون الفرق بینھما اھ رضی شرح شافیہ میں ہے وبعض الحروف اذا وقفت علیھا خرج معھا مثل النفخۃ و لم ینضغط ضغط الاول وھی الظاء والذال والضاد والزاء ۔ اور جہد المقل میں مرقوم ہے الضاد والظاء والذال المعجمات ایضا متشاکلۃ فی الجہر والرخاوۃ ومتشابہۃ فی السمع والیضا فیہ ولیشبہ صوتھا (ای صوت الضاد معجمہ) صوت الظاء المعجمۃ ایضا لضرورۃ اھ اور حاشیہ شرح شاطبی میں لکھا ہے ان ھذہ الثلث (ای الضاد والظاء والذال) متشابھۃ فی السمع وایضا لا الفرق من الظاء الا باختلاف المخرج وزیادۃ الاستطالۃ فی الضاد ولولاھما لکانت احدھما عین الاخری۔ اور محمد بن محمد الجزری تمہید فی علم التجوید میں فرماتے ہیں واعلم ان ھذا الحرف لیس فی الحروف ما یعسر علی اللسان مثلہ والناس یتفاوتون فی النطق بہ فمنھم من یجعلہ ظاء لانہ یشارک الظاء فی صفاتھا کلھا ویزید علیھا بالاستطالۃ فلولا الاستطالۃ واختلاف المخرجین لکانت ظاء وھم اکثر الشامیین وبعض اھل المشرق رعایۃ التجوید امام ابو محمد مکی مصنفہ ۴۳۷ھ میں مذکور ہے کہ ضاد سننے میں ظاء کے مانند ہے اور شیخ جمال حنفی مکی کے فتوی میں ہے کہ ضاد کو ظاء پڑھنا لغت اکثر اہل عرب کا اور حاشیہ جہد المقل میں مسطور ہے فمنھم من یجعلھا ظاء وھذا لیس بعجب لثبوت التشابہ وعسر التمییز بینھما اذ التمثیل لانہ یشارک الظاء فی صفاتھا کلھا ویزید علیھا بالاستطالۃ اور کیمیائے سعادت میں ہے فرق میان ضاد و ظاء اگر نتواند و اشتباہ حاصل یہ ہے کہ تمام کتب فقہ و تفسیر سے ثابت ہوتا ہے کہ ضاد مشابہ ظاء ہے اور کسیقدر دال اور زاء کے بھی ہے لیکن ظاء کیساتھ بہت

مشابہ ہے کیونکہ ضاد اور ظاء میں صرف ایک صفت کا فرق ہے یعنے ضاد مستطیل ہے اور ظاء قصیر اگر استطاعت ضاد میں نہ ہوتی تو عین ظاء ہوتا جیسا کہ عبارت تمہید وغیرہ سے معلوم ہوا بخلاف دال کے کہ ضاد اور دال میں سات صفتوں کا فرق ہے ض رخوہ ہے د شدیدہ ض ساکنہ ہے د متقلقلہ ض مطبقہ ہے د منفتحہ ض مستعلیہ ہے د مستفلہ ض مفخمہ ہے د مرققہ ض مستطیلہ ہے د قصیرہ ض منفوخہ اور ضاد کا مشتبہ الصوت ہونا ساتھ ظاء کے اتنی کتابوں سے ثابت ہوتا ہے ولولا اعرابتہ المقام لاتیت بہا وہ یہ ہیں رعایۃ جہد المقل منبہ جہد ... شرح جزریہ دوسری شرح ملا علی قاری کی نشر منہاج طیبۃ النشر۔ تمہید۔ رسالہ مولانا عبدالرحیم صاحب۔ فیض شاطبی۔ تفسیر کبیر۔ اتقان (اور وہی اتقان ہے جو کہ حافظ جی صاحب کے نزدیک بہت معتبر کتاب ہے) کشاف۔ بیضاوی۔ حاشیہ بیضاوی۔ عزیزی۔ حسینی (یہ تفسیر میرے نزدیک قابل اعتماد نہیں ہے مگر حافظ جی صاحب اس تفسیر کے معتبر ہونیکے قائل ہیں) فتاوی قاضیخان۔ عالمگیری۔ کبیری۔ برہان۔ تجنیس۔ خلاصۃ الفتاوی درمختار۔ طحطاوی۔ شامی۔ خزانۃ المفتیین۔ خزانۃ الاکمل۔ حلیہ۔ فتاوی نقشبندیہ۔ بزازیہ۔ غیاثیہ۔ تاتارخانیہ۔ خانیہ۔ خزانۃ الروایات رسائل الارکان۔ تہذیب۔ ذخیرہ۔ فتح القدیر۔ خیریہ۔ جامع الروایات مفتاح الصلوات۔ محاسن العمل۔ البیان الجزیل۔ احیاء العلوم۔ کیمیائے سعادت۔ زاد الآخرت۔ رسالہ [illegible]۔ زیلعی۔ جاربردی۔ فصول اکبری۔ فتاوی برہنہ۔ رسالہ نجم الدین۔ مختار الفتاوی سمرقندی۔ منیہ۔ مجموعہ سلطانی لغتیہ الزاد۔ میزان۔ حروف الہجا وجیز کردری۔ اور جب یہ بات ثابت ہوگئی۔ کہ ضاد مشابہ ظاء کے ہے تو قاعدہ کلیہ جملہ کتب تفسیر و فقہ کا یہ ہے کہ جن دو حرفوں میں فرق بآسانی ممکن ہے انکے بدلجانے سے نماز فاسد ہوتی ہے اور اگر فرق ان دو حرفوں میں مشکل ہے۔ تو اکثر کا مذہب یہ ہے کہ نماز فاسد نہیں ہوتی اور یہی مذہب متاخرین کا ہے اور یہ مذہب بہت معتدل اور پسندیدہ ہے اور مذہب متقدمین کا یہ ہے کہ ضاد کو ظاء پڑھنے سے کبھی نماز فاسد ہو جاتی ہے پس لفظ والضالین کی جگہ دالین پڑھنے سے سب کے نزدیک نماز فاسد ہوتی ہے (حافظ جی صاحب کی تحریر کا ماحصل یہ ہے کہ دالین پڑھنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ مگر میرے نزدیک حافظ جی صاحب کا قول مردود ہے اور نہ کسی متقدمین و متاخرین کے موافق ہے) اور ظاء پڑھنے سے اکثر کے نزدیک نہیں فاسد ہوتی ہے اور اسی پر فتوی ہے پہلے چند عبارت فقہ اوپر ثبوت فساد نماز کے پڑھنے دالین سے لکھا جاویگا رد المختار میں ہے وان کان الخطاء بابدال حرف بحرف فان امکن الفصل بینہما بلا کلفۃ کالصاد مع الطاء بان قرأ الطالحات مکان الصالحات فاتفقوا علی انہ مفسد وان لم یمکن الا بمشقۃ کالظاء مع الضاد والصاد مع السین فاکثرہم علی عدم الفساد لعموم البلوی آہ ہکذا فی فتاوی قاضیخان وفتح القدیر ونہر الفائق اور عالمگیری میں ہے وان غیر المعنی فان امکن الفصل بین الحرفین من غیر مشقۃ کالطاء مع الصاد فقرأ الطالحات مکان الصالحات تفسد صلوتہ عند الکل وان کان لا یمکن الفصل بین الحرفین الا بمشقۃ کالظاء مع الضاد والصاد مع السین والطاء مع التاء اختلف المشائخ قال اکثرہم لا تفسد صلوتہ آہ اور خانیہ میں مرقوم ہے الاصل فیما اذا ذکر حرفا مکان حرف وغیر المعنی ان امکن الفصل بینہما بلا مشقۃ تفسد وان لم یمکن الا بمشقۃ کالظاء مع الضاد المعجمتین والصاد مع السین المہملتین والطاء مع التاء قال اکثرہم لا تفسد آہ اب عبارت اوپر فساد پڑھنے دالین کے لکھی جاتی ہے قاضیخان میں مذکور ہے ولو قرأ الظالین بالظاء او بالذال لا تفسد صلوتہ ولو قرأ الدالین تفسد آہ اور خلاصۃ الفتاوی میں مذکور ہے ولو قرأ الظالین بالظاء او الذال او بالزاء لا تفسد حاصل تقریر مذکورہ بالا کا یہ ہے۔ ضاد کا مشتبہ الصوت ہونا ساتھ ظاء کے بلا نزاع ثابت ہے اور جس شخص سے مخرج ضاد نہ ادا ہو وہ ظاء پڑھے۔ اور اس سے نماز اکثر کے نزدیک فاسد نہیں ہوتی وہذا ہو الحق والصواب اور ضاد کو مشابہ دال کے پڑھنے پر کوئی دلیل صرف و تجوید و فقہ و تفسیر سے ثابت نہیں ہوتی بلکہ یہ سب علوم اسکی غلطی ہونے پر دال ہیں۔ اور ایک حرف دوسرے حرف سے بدلنا ایسے ہو۔ تا کہ وہ اسکے مشابہ ہو۔ اور ظاہر ہے۔ کہ ضاد اور دال سے سات صفتوں میں اختلاف ہے۔ جیسا کہ اوپر گذرا۔

جب یہ مسئلہ سب کتابوں سے ثابت ہوا۔ تو مسلمانوں کو چاہئیے۔ کہ بہت جلد اسکے عامل ہو جاویں۔ نہ یہ کہ آپس میں جنگ و جدال و زد و کوب جو بالاتفاق حرام ہے کریں واللہ اعلم بالصواب۔

...تیل
بفضل خدا
جاری ہے
... پر ...
... کارخانہ سے
... کو ...
... آنکھوں ... سرمہ
قیمت فی شیشی ...
... خانہ فرحت
...

ahmadimuslim.de

فی الواقع بمذہب مختار جمہور ضاد کی جگہ پر اگر ظاء پڑھیگا یا ذال۔ نماز فاسد نہ ہوگی۔ فتاوی بزازیہ میں ہے وقال غیر المغضوب بالظاء والذال۔ بالذال والظاء فیل لا تفسد لعموم البلوی فان العوام لا یعرفون مخارج الحروف وکثیر من المشائخ افتوا به انتہی اور خزانۃ المفتین میں خلاصۃ الفتاوی سے منقول ہے ان ذکر حرفا مکان حرف غیر المعنی فان امکن الفصل کالظاء مکان الصاد تفسد صلوته وان لا یمکن الفصل بین الحرفین الا بمشقة کالظاء مع الضاد والظاء مع التاء والصاد مع السین الاکثر علی انه لا تفسد انتہی واللہ اعلم

حررہ الراجی عفو ربه القوی ابو الحسنات محمد عبد الحی تجاوز اللہ عن ذنبه الجلی والخفی

عبارت رسالہ تعلیم الاسلام جسکی تردید مجھکو منظور تھی وہ یہ تھی کہ والضالین کے ضاد کو بہت احتیاط سے اوسکے مخرج سے ادا کرنے کی کوشش کرو۔ تاکہ ضالین نہ ادا ورنہ نماز فاسد ہو جائیگی ان اللہ امرهم بترتیل القرآن وهو ما افاد علی بعض من رعاية الحروف من المخارج كما صرح به فی الحسینی ص الزاهدی وهو فرض بالصلوة تفسد بدونه۔ (تفسیر احمدی) حاصل یہ ہے کہ حروف کو انکے مخرج سے ادا کرنیکا حکم کیا ہے اللہ تعالی نے اور وہ فرض ہے۔ پس نماز بغیر اسکے فاسد ہے (الخ اقول) حافظجی اس عبارت کے سمجھنے میں غلطی کی۔ اسواسطے کہ لفظ دراصل یہ تھا لم یغیر الصاد من الظاء جسکو حافظجی صاحب نے کاتب کی غلطی بجائے عبارت مان جو کہ خلاف جمہور کے ہے کیونکہ میں فتاوی نوشتہ عبد الحی صاحب سے ثابت کر دیا ہے جو کہ ضاد و ظا میں فرق نہیں کرتے ہیں ان کے فاسد ہو جانے مثلاً کسی نے صالحات کی جگہ طالحات پڑھا۔ تو بیشک اوسکی نماز فاسد ہو جائیگی ہاں اگر ضالین کو دالین پڑھیں وہ ٹھیک کافر ہیں۔ دوسرے جو حافظجی صاحب نے آگے چل کر اپنی تحریر کی تصدیق کیلئے فتاوی مولانا عبد الحی صاحب جلد ثالث کا حوالہ دیا ہے میں اس عبارت کو بھی نقل کر دیتا ہوں۔ تاکہ عوام الناس کے دلوں سے یہ غلطی دور ہو جاوے عبارت فتاوی مولانا صاحب موصوف یہ ہے :-

سوال :- کسے کہ حرفے از قرآن شریف بحرف دیگر بدل نماید یا کم کند یا زائد سازد کافر است یا نہ ؟

جواب :- کافر است فی الشفا للقاضی عیاض قد اجمع المسلمون علی نقص من القرآن حرفا قاصدا لذالک او بدل بحرف اخر مکان او زاد فیه حرفا آخر مما لم یشتمل علیه المصحف الذی وقع الاجماع علیه واجمع علی انه لیس من القرآن عامدا لکل هذا انه کافر انتہی

اس عبارت سے حافظجی صاحب کا مفروضہ دعوی باطل ہو گیا۔ اور پھر دوبارہ چوں وچرا کرنیکی گنجائش حافظجی کے لئے نہیں۔

لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی

وکیل نمبر ۳ جلد ۱۱ کے پرچہ میں ندوۃ العلماء کے ایک رکن رکین کے صاحبزادہ کا مضمون چھپا ہے جسمیں آیت کریمہ مذکورہ بالا کے متعلق بحث کی گئی ہے ہمکو اسکی بحث نہیں کہ فی نفسہ یہ تحریر کیسی ہے۔ صرف صاحبزادہ موصوف کو اونہیں کی چند باتوں کی طرف ہمکو توجہ دلانا مقصود ہے۔ لہذا عبارات ذیل ملاحظہ ہوں۔

(۱) آپ فرماتے ہیں :- اس زمانہ میں جبکہ قوم کے لیڈر قوم کی بہبودی اور مسلمانوں میں باہمی اتفاق و اتحاد پیدا کرنا چاہتے ہیں اور اسکی کوشش میں ہیں اسطرح کی چھیڑ چھاڑ جس سے مسلمانوں کے فرقوں میں ایک جوش و برہمی پیدا ہو۔ تعجب ہے کیونکر روا رکھی جاتی ہے۔ اسکے بعد ہمارے مہربان فرماتے ہیں :- کہ وہابی گو اپنے کو اہل حدیث کہتے ہیں مگر یہ فرقہ حدیث کو نہیں مانتا۔ کیا یہ جملہ جوش اور برہمی پیدا کرنے والا نہیں حدیث نبوی فرقہ اہل حدیث کا دین و ایمان نہیں بلکہ جان اور اسپر یہ حملہ! قوم کے لیڈر کے ایک صاحبزادہ صاحب کے قلم سے نہایت بعید ہے ہم نہیں سمجھ سکتے کہ اب یا ایها الذین آمنوا لم تقولون ما لا تفعلون کے کیا معنے ہونگے ؎

لا تنه عن خلق وتاتی مثله
عار علیک اذا فعلت عظیم

ahmadimuslim.de

وہابی کا لفظ جو محض دل دکھانے کو استعمال کیا گیا جس کی ممانعت گورنمنٹ سے ہو چکی ہے کیسی بیباکی ہے؟ ہم نہیں سمجھتے کہ آیہ لاتنابزوا بالالقاب صرف صحابہؓ کے لئے تھی یا تمام امت محمدیہ کے لئے۔

(۴) صاحبزادہ صاحب نے لیس للانسان الا ما سعی میں لام تملیک کا لیا ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں "بلکہ آیت سے غیر کی سعی کا اپنی ملک ہونے کی نفی ہے" اور ارشاد ہوتا ہے "کہ انسان اپنی سعی کا مالک ہوتا ہے۔ نہ غیر کی سعی کا اور اگر اس نے اپنی سعی ہدیہ یا ہبہ کر دی تو اس کا نفع پہنچنے کی نفی کہاں ہے؟ خلاصہ یہ کہ لیس للانسان الا ما سعی میں ملک کی نفی اور استثنا ہے نہ نفع کا۔

جناب کس اسلامی تفسیر میں آیہ مذکورہ بالا میں لام تملیک یا ملک کی نفی اور استثنا لکھا ہے؟ تفسیر بیضاوی اور اس کے حواشی قونوی۔ شیخ زادہ۔ شہاب خفاجی اور تفسیر کشاف۔ تفسیر کبیر۔ تفسیر خازن۔ تفسیر نیشاپوری۔ تفسیر محی الدین بن عربی تفسیر روح البیان۔ تفسیر ابو السعود۔ تفسیر در منثور۔ تفسیر ابن جریر طبری۔ مدارک۔ فتح البیان۔ ابن کثیر۔ حاشیہ جمل۔ فتح الرحمن وغیرہ وغیرہ ہمارے سامنے موجود ہیں لہٰذا جناب کا یہ فرمانا کہ اس سے غیر کے نفع پہنچانے کی نفی کہاں سے نکلتی ہے؟ ایک عجیب بات ہے ہم جناب کا یہ فرمانا کہ یہ تخصیص کہاں سے نکال لی گئی؟ آیت سے تو کوئی تخصیص نہیں نکلتی عجب تر ہے کیونکہ یہ تو ایسا ہی ہوا۔ جیسے کسی نے کہا کہ "ما جاءنی الا زید" میں خصوصیت کہاں سے نکال لی۔ جناب اور نہیں تو مختص المفتاح کی بحث قصر ہی ملاحظہ فرما لیتے۔ قصر کی چار صورتوں میں سے یہ دوسری صورت ہے۔ جو نفی اور استثنا سے ہوا کرتی ہے۔ افسوس جناب نے غور سے کام نہیں لیا۔

جناب نے خیال نہیں فرمایا دیکھئے سورہ بقر میں ارشاد ہوا "لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا لہا ما کسبت وعلیہا ما اکتسبت" دونوں آیتیں ایک دوسری کی موید ہیں یہاں قصر کی چوتھی صورت پائی جاتی ہے۔ جو بتقدیم معمول ہوا کرتی ہے شاید یہاں بھی جناب فرما دیں کہ خصوصیت کہاں سے نکال لی۔

ہاں اگر فرما دیں کہ یہ آیتیں اگلی امتوں یا کفار کے لئے خاص ہیں تو میرے پاس کیا بلکہ تمام اسلامی دنیا میں بجز خاموشی اس کا جواب نہیں۔ کیونکہ اصول حنفی "العبرۃ لعموم اللفظ لا لخصوص السبب" و "شرائع من قبلنا شرائع لنا ما لم یرد علیہ الانکار" بے معنی ہو جائیگا۔

یہ لطیفہ بھی جناب کے فہم کا ایک لطیفہ ہے۔ آیت کریمہ سے تو اسی قدر مفہوم ہوتا ہے۔ کہ انسان کو وہی ملیگا۔ جو اس نے کمایا نہ کچھ اور۔ جناب نے یہ کہاں سے نکال لیا کہ ہر سعی اس کی ضرور ملیگی۔ پس بطور قیاس و نتیجہ یہ فرمانا کہ روزہ و نماز و قرآن خوانی کو غیر کے لئے ہبہ کرنا یہ بھی سعی ہوئی اور ہر سعی ضرور ملے گی۔ پس یہ بھی ملے گی۔ کیا بہتیرے عمل انسان کے بوجہ علی غیر منہاج الشریعۃ ہونے کے لغو نہیں ہو جاتے۔ اگرچہ فاعل مومن ہی کیوں نہ ہو۔ مثل مشہور ہے حلوائی کی دوکان بابا جان کا فاتحہ۔

(۵) اب رہا آپ کا یہ فرمانا "اگر آیت کے یہی معنی ہیں تب تو بڑی مشکل ہے اور قرآن کی بہتیری آیتیں اس ایک آیت کے مخالف و معارض پڑینگی"

جناب آیت مذکورہ کے تو وہی معنی ہیں جو فرقہ اہل حدیث کے ایک مقتدا شخص نے بیان کیا۔ اور یہی معنی تمام مفسرین لکھتے ہیں کہ انسان کو وہی ملیگا جو اس نے سعی کی۔ اور جو اشکال جناب نے بیان کیا ہے وہ اشکال نہیں ہے۔ ہم مانتے ہیں کہ جن جن طریقوں سے قرآن پاک یا صحیح حدیثوں سے مردوں کو نفع پہنچانے کا ثبوت ہے۔ وہ اس آیہ کریمہ سے خاص کر لیا جائیگا۔ سفارش۔ دعا۔ استغفار وغیرہ وغیرہ۔ غرض جو جو طریقے حدیث صحیح یا کلام اللہ کی آیت میں وارد ہوئے ہیں۔ سب اس آیہ کریمہ سے خاص ہیں لیکن اس سے قرآن خوانی کا ہبہ نماز کا ہبہ عرس کے قل کا ہبہ و فاتحہ وغیرہ کا ہبہ۔ کس طرح ثابت ہوا۔ ہبہ میں تملیک اور قبضہ شرط ہے۔

جناب ادائے وصیت و دعا و استغفار۔ و سفارش والے دین ہو تعلیم پدر حسنہ۔ و مومن کی خاطر داری اور شے ہے اور ہبہ اور شے ہے ہدایہ کا کتاب الہبہ ملاحظہ ہو جن آیتوں کو آپ نے وکیل عدد ۳ جلد ۱۱ میں پیش کیا ہے؟ اُن سے ایصال ثواب کیونکر ثابت ہوا۔ یہی ایصال ثواب تو محل تحریر ہے

(الراقم عبد السلام اعظمی)

بقیہ مکالمہ عقل

جا کے اسپین میں کوئی دیکھے ۔ اُن کے باقی نشاں ہیں جو بھی آثار
قبر ڈایانہ سے نے کیسا ۔ شکست کیوں اُن کی ہو گئی رفتار
جس قدر کہ تباہ ہیں یہ لوگ ۔ کوئی دنیا میں ہے نہیں زنہار
جن کی سکے تھیں عمارتیں کل تک ۔ آج ہے اُن کی جھونپڑی مسمار
اب نہ وہ گل رہے نہ وہ بلبل ۔ کیسا جنگل یہ ہو گیا گلزار
بوم بیٹھا جگہ پہ بلبل کے ۔ گل کے بدلہ اُگ رہا ہے خار

ahmadimuslim.de

کہاں گئی آہ ان کو کس کی نظر
ہو گیا ہار ان کو گیا آزار
ان پہ کیوں ایسی آگئی شامت
کس لئے اُن پہ ایسی ہے ادبار
مارے پھرتے گلی گلی میں ہیں
دیکھی جاتی نہیں یہ حالت زار
جو زمانے میں فخر عالم تھے
آج نظروں میں سب کی ہیں بیکار
جن سے ملکیاں کہا رہے ہیں آج وہی
کل جو تھے اپنی قوم کے سردار
کل جو مشکلکشا تھے غیروں کے
آج خود دست و پا سے ہیں لاچار
کل زمانے میں دھاک تھی جنکی
آج خود ہو گئے ذلیل و خوار
ساتھ چھوڑا زمانے نے کیسا
ہو گئی سرد گرمیٔ بازار
بولتا آج وہاں ہے الو
کل جہاں بلبلوں کی تھی چہکار
شکل جاتی نہیں ہے پہچانی
اس قدر اُن پہ چھا گیا ادبار
دشمن جان بھائی کا بھائی
کل جو تھے یار آج ہیں اغیار
آج کوڑی کفن کو پاس نہیں
کل تلک جو تھے افخر التجار
روز ہوتی ہے اُن کی حالت غیر
آج گر چھت گری تو کل دیوار
جیلخانہ میں کوئی گر دیکھے
تو مسلمان ہونگے پانچ میں چار
ایک ہونے کو ہوویں غیر کرلی
دس میں نو ورنہ ہیں وہی نادار
کیسی حالت بدل گئی اُن کی
کیسی کایا پلٹ گئی بیچار
کچھ سمجھ میں میری نہیں آتا
کیوں ہوئی اُن کی ایسی حالت زار

اب نہ وہ دن رہے نہ وہ راتیں
ہو گئیں خواب و خیال سب باتیں

تب کہا عقل نے کہ اے علمان
کس لئے ہو رہے ہو تم حیران
وجہ یہ ہے کہ جب تلک یہ لوگ
رہے پکڑے حدیث و قرآن
پنج وقتی نماز پڑھتے تھے
اور رکھتے تھے روزہ رمضان
خوب پکّے ہوئے تھے سنت کو
اور مذہب پہ لیتے تھے قربان
چھوڑتے تھے کسی نہ حالت میں
بھولتے تھے نہ مذہبی فرمان
جس طرح تھا نبی نے فرمایا
ویسے ہی کام کرتے تھے ہر آن
نام کے واسطے نہ تھے مومن
بلکہ پکّا یقین اور ایمان
ہوں کسی حال میں مگر یہ لوگ
چھوڑتے تھے نہ مذہبی ارکان
خاص اللہ کے لئے سب کام
خواہش دل کی خوش ہی رحمان
جو تھا غیروں کے واسطے مشکل
تھا وہی ان کے واسطے آسان
مذہبی ان میں رہتی تھی اخوت
تھا برابر گدا ہو یا سلطان
جھوٹی باتوں سے سخت نفرت تھی
اور سچائی پر جان سے قربان
شرک سے دور دور رہتے تھے
ہر گھڑی نام حق تھا ورد زبان
حق کے کہنے سے یہ نڈر تو تھے
کچھ نہ پروا تھی اس میں جائے جان
تب تلک قوم یہ رہی اچھی
جیسا فرمایا تم نے ای عثمان
اپنے مذہب کو جب سے چھوڑ دیا
ہو گئے تب سے بے سر و سامان
اب بھی مذہب کو گر نہ پکڑینگے
تو رہیں گے اسی طرح حیران
نام مٹ جائے گا زمانے سے
چند دن کے یہ اور ہیں مہمان
اب ترقی کا نام ہے عنقا
ہے تنزل اب ہر گھڑی ہر آن
نام کو آپ اپنے دیتے ہیں
کام دیکھو تو ثانی شیطان
ان کا ظاہر کچھ اور باطن کچھ
فعل اور قول نہیں یکسان
اپنے ہی حال پر نظر کر تو
دیکھ اپنے کو ہی تو اے عثمان
کیسے باتوں سے پھول جھڑتے ہیں
ہے تو شیریں سخن فصیح بیان
دیکھکر کے کلام کو تیرے
سُن کے اشعار تیرے ای نادان
سب سمجھتے ہیں متقی تجھ کو
پارسا جانتے ہیں سب انسان
دم چہلا تیرے نام کے پیچھے
مولوی کا لگا ہے میں قربان
دل میں اپنے تو سوچ کیا ہے تو
اپنے فعلوں پہ کر نظر نادان
زہد و تقوے سے تجھکو کیا نسبت
مولوی اور تو! خدا کی شان
پنج وقتی نماز بھی تجھ سے
ہائے ہوتی نہیں ادا نادان
نام کے واسطے مسلمان ہو
فی الحقیقت ہے پیرو شیطان
سب سے گالی گلوچ کرتا ہے
کرتا رہتا ہے ہر کسی پر لعن
کون سی ہے برائی دنیا میں
جس سے کہ تو بچا ہے ای عثمان
غیر کا اس میں کیا بگڑتا ہے
اپنا ہی کر رہا ہے خود نقصان

ہائے افسوس صد ہزار افسوس
تیری حالت پہ لاکھ بار افسوس (باقی آئندہ)

معذرت

مضامین کی کثرت یہاں تک ہے کہ کئی ایک مضمون پچھلے بعض مضامین درج ہو نہیں سکتے اسی لئے اس دفعہ فتوے بھی درج نہیں ہو سکے نامہ نگار اور مستفتی معاف فرماویں (ایڈیٹر)

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

کرشن قادیانی نے اپنے مقرب خاص حکیم فضل الدین بھیروی کو نکالدیا۔ کیوں؟ ایڈیٹر الحکم بتلاویگا۔

وینا نگر ضلع گورداسپور میں آریوں کے سالانہ جلسہ پر مسلمانوں کے درخواست دینے سے صاحب ڈپٹی کمشنر نے حکم دیا کہ آریہ شہر میں پہرے وقت مسلمانوں کے محلوں میں نہ جائیں۔ دو تین گھنٹے مسلمانوں سے نجات کے مسئلہ پر مباحثہ بھی ہوا۔ الحمد للہ اسلام کا اچھا اثر ثابت ہوا

بعض آریہ اخبار لکھتے ہیں کہ اہلحدیث نے پنڈت لبشند اس کے مسلمان ہونے کی خبر غلط لکھی ہے حالانکہ پنڈت موصوف کے ہم دستی لکھے ہوئے کارڈ ہمیں آچکے ہیں۔ کہ میں مباحثہ نگینہ میں شریک تھا۔ اب مسلمان ہوں اور لکچر دیتا ہوں

امرتسر بلکہ کل پنجاب میں امساک باران کیوجہ سے سخت گرمی ہے (خدا رحم کرے۔)

قبول اسلام ۔ انجمن ضیاء الاسلام کی تحریک سے جو لوگ آج تک مشرف باسلام ہوئے اُن کی فہرست حسب ذیل ہے۔

	نام مسیحی	اسلامی نام	تعلق	کیفیت
(۱)	عبد المالک	عبد المالک	کنشیکٹ ی ایم ایس	بخوشی انجمن سے اجازت لیکر مدراس چلا گیا
(۲)	شان چرن	عبد الرحمن	الائنس مشن	ناگپور ریلوی میں ملازم ہے
(۳)	چارلس	ولی محمد	امریکن	بوجہ خرابی اطوار و عادات انجمن سے خارج کیا گیا
(۴)	مسٹر فورلر	عبد اللطیف	اسٹریلیا	احمد آباد میں پینٹر کا کام کرتا ہے
(۵)	پال	ابراہیم	بیتھیوڈسٹ	انجمن میں زردوزی سیکھتا ہے
(۶)	الیغذر	عبد الرحمن	...	......
(۷)	گوپال	عبد الرحیم	ہندو	......
(۸)	جان	عبد اللہ	میتھوڈسٹ مشن	رنگسازی سیکھتا ہے
(۹)	پی اینڈریڈ	عبد الشکور	ساکن گوہ	انجمن میں پینٹر کا کام سیکھتا ہے

(۱) ایک ہندو مسلمان ہوا ہے جس نے اپنے نام کے اظہار کی ممانعت کی ہے اور وعدہ کیا ہے کہ جب اپنے بیٹے کو مسلمان کرنے میں کامیاب ہونگا فی الفور ظاہر ہو جاؤنگا۔ سکرٹری انجمن

کالکا میں اہل اسلام چندہ کر کے ایک مسجد بنوانے لگے لیکن میونسپلٹی نے اجازت نہیں دی۔ (کیوں؟)

منصوری میں چند گھوسیوں پر خالص دودھ نہ بیچنے کے جرم میں جرمانہ ہونے پر گھوسیوں نے ہڑتال کردی (کمال کیا)

نواب شاہجہان بیگم صاحبہ مرحومہ نے تاج المساجد بھوپال کے لئے جو طبوری مصلا بنوایا تہا اسے بیگم صاحبہ حال فروخت کرنا چاہتی ہیں (کیوں؟ نام نیک رفتگان ضائع مکن)

سیلون میں ۶ سو کے قریب ٹمپرنس سوسٹیاں قائم ہیں۔ جن کے ممبروں کی تعداد ایک لاکہہ اسی ہزار ہے

کریٹ میں ترکوں کے خلاف پہر جوش بغاوت برپا ہوا ہے افواج سلطانی کے ساتہہ پہر کئی موقعوں پر خونریز مقابلے ہوئے (یورپ کی مہربانی)

سلطان المعظم نے ایک بہاری فوج حدیدہ سے صنعا کی طرف سرکشوں اور مفسدوں کی سرکوبی کے لئے بہیجنے کا ارادہ کیا ہے (فی الحرکتہ برکتہ)

کراچی میں پانچ فقیروں کو عام سڑک پر بہیک مانگنے کے جرم میں عدالت سے دو دو روپیہ جرمانہ یا چہہ چہہ یوم قید کی سزا ملی۔ (کیوں تمام ہندوستان کے لئے یہ قانون جاری نہیں کیا جاتا)

کراچی میں بہار کا دلفریب موسم ہے۔ رات کو کپڑا اوڑہنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ (خدا کی شان امرتسر لاہور ترس رہا ہے)

امریکہ میں ایک موسمی پیغمبر کے پیرو ۴ سو پچاس فٹ لمبی ۵ فٹ چوڑی اور ۵۰ فٹ اونچی کشتی نوح تیار کر رہے ہیں۔ اُن کے پیغمبر نے پیشینگوئی کی ہے کہ ۱۹۱۵ء میں ایک ایسا طوفان آئیگا جیسا نوح ؑ کے وقت آیا تہا (ہمارے قادیانی پیغمبر سے تو یہ اچہے ہے وقت تو بتلا دیا۔ یہ تو نہیں کہ زلزلہ آئیگا۔ کب؟ میں نہیں جانتا)

کریٹ کے باغیوں نے حمالک غیر کے قونصلوں کی ہدایت پر ہتہیار ڈالنے سے قطعی انکار کر دیا۔ لہٰذا جزیرہ مذکور میں فوجی قانون رائج کیا گیا۔ (آنچہ دانا کند کند نادان۔ لیک بعد از حصول رسوائی)

ahmadiyyamuslim.de

دی بلیجیٹ ٹرنکس ورکس شہر سیالکوٹ

معزز برادرانِ ملک! آج تک آپکو بہت سی ایسی سٹیل ٹرنکس ہر جگہ مل سکتے ہیں جو اپنی ظاہری چمک دمک رنگ و روغن کے لحاظ سے بیشک ہون کو گرویدہ کر لیتی ہیں مگر جب استعمال میں آتی ہیں تو چند روز میں اُن کے جوہر کھلجاتے ہیں۔ افسوس کہ آج کل لاٹری کے ٹکٹوں کا ایسا اندھا دھند طریق نکلا ہے جو غور کر کے دیکھنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ ہرگز ہرگز پائداری اور قیام نہیں ہے اور بجائے فائدہ کے سراسر نقصان ہے۔

ہم نے عرصہ سے یہ کام شروع کیا ہوا ہے اور ہمارے کام میں یہ بات خصوصیت کے ساتھ پائی جاتی ہے کہ خریدار کو کبھی شکایت کا موقع نہیں ملتا کیوں؟ ہم خود اپنے ہاتھ سے کام کرتے ہیں اور نہایت عمدہ رنگ و روغن کرتے ہیں اور بیرونجات کے بہت سے کارخانہ دار ہمیں سے رنگ و روغن کرا لیتے ہیں اور ہم سے ہی عموماً مال منگا کر بیچتے ہیں اس طرح سے خریداران کو بہت نقصان ہوتا ہے اسی دقت کو دور کرنے کیلئے قیمت میں رعایت کر دی ہے اور جن سے ہمارا معاملہ ہے وہ اس بات کے شاہد ہیں کہ یہ صرف سچی بات کا اظہار ہے۔

غیر معمولی رعایت۔ قیمت میں بھی نسبتاً تخفیف کر دی ہے یعنی بجائے ۴ر فی انچ کے ۳ر فی انچ کر دی ہے چونکہ ہم خود دستکار ہیں اور ارزاں فروشی بسیار فروشی پر ہمارا عمل ہے علاوہ رعایت کے ہمارے مال میں یہ خوبی ہے کہ نہایت مضبوط ہے امید ہے کہ معزز خریداران ہماری محنت کی داد دینگے۔

	فی ٹرنک	بحساب ۳ر فی انچ						کیس بکس
پیمائش ٹرنک	۲۸ انچ	۳۲	۳۰ انچ	۳۴ انچ	۳۶ انچ	۳۶ انچ	۱۸ انچ	۱۲ ر فی انچ
قیمت اصل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۴ تالہ جستی ۷ر فی انچ
قیمت رعایتی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	المونیم بکس [illegible] ر فی انچ

نوٹ۔ ایک درجن کے خریدار کو ایک ٹرنک مفت ملے گا۔ تمام خط و کتابت پتہ ذیل پر ہو۔

عبد العزیز اللہ رکھا اینڈ کو ٹرنک میکرز بازار کریم پورہ شہر سیالکوٹ

درِ شفا بند مجھکر مایوس نہ پھرو

مدار زندگی ہے خون صالح

ہماری مشہور اور پر تاثیر ادویہ سے بہت جلد فائدہ اٹھائیے کیونکہ جب ہمارا علاج اور ہماری مجوزہ دوائیں مسلمہ ہیں تو آپ ان کے منگوانے میں پھر کیوں تامل اور دیر کرتے ہیں اور یہ عام خیال ہے کہ جب بیماری ہو تو دوائی استعمال کرنی چاہئے نہیں بلکہ حفظ ما تقدم کے طور پر بھی کبھی مصفیات خون اور مقوی ادویہ کا استعمال کرتے رہا کریں۔ چونکہ ان دنوں ہندوستان اور پنجاب میں کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں موذی طاعون نہ ہو اسلئے انسانی ہمدردی گوارا نہیں کرتی کہ آپ کو ایسی قابل قدر چیز سے محروم رکھا جائے یعنی یہ کہ ہمارے **جوہر مصفی خون** کا ضرور استعمال رکھیں اسی سے خون فاسد کا قلع و قمع ہو کر خون صالح پیدا ہوتا ہے۔ اور تقویت کے واسطے لائف پلز کا استعمال ضروری ہے۔ لائف پلز کا ایک کورس جس میں تین بکس ہوتے ہیں از سر نو عالم شباب دکھاتا ہے قیمت فی بکس ۴۰ گولی عہ

جوہر مصفی خون۔ قیمت فی شیشی خورد عہ۔ شیشی کلان ۱ہ

مرہم سلیمانی۔ امراض سعدی کے قلع قمع کرنے میں اکسیر ہے۔ قیمت فی شیشی عہ ۱ن بوتل جو برابر ہے سات شیشیوں کے ص

روغن طلا۔ خلاف قانون قدرت عمل در آمد کرنے سے نہ صرف اعضا کی ساخت بگڑتی ہے۔ بلکہ نظام عصبی اور آلات انہضام میں سخت فتور برپا ہو کر جب عضو اپنے فرائض منصبی سے جواب دینے لگتے ہیں تو زندگی وبال جان ہو کر دیوانگی پیدا ہوتی اور خود کشی تک نوبت پہنچتی ہے اگر ایسے لوگ اطمینان قلبی چاہیں تو ہمارے روغن طلا سے بہت جلد مستفید ہوں جس کی قیمت صرف تین روپے ہے۔

خوشبودار منجن۔ قیمت فی شیشی ۲ر

آتشک کی دوائی۔ قیمت عہ

بواسیر کی گولیاں۔ قیمت عہ

آدھ آنہ کا ٹکٹ آنے پر فہرست روانہ ہوتی ہے۔ ملنے کا پتہ:

حکیم محمد ابراہیم المعروف چشتی چوک بسنت سنگھ امرتسر

حسب الارشاد مولانا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث میں چھپکر شائع ہوا